بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

خدا کا شکر ہے قلم کا مسافر "صدیقِ اکبر" یعنی سیرت حضرت ابوبکرؓ صدیق کی تسوید و ترتیب کی جس راہ میں دو برس سے گامزن تھا اب اس کی منزلِ آخر آ لگی ہے۔ کتابت شروع ہو چکی ہے، امید ہے کہ اکتوبر نومبر تک ندوۃ المصنفین کے معہود کتابی سائز کے ساڑھے پانچ سو چھ سو صفحات پر آئے گی۔ اس کتاب کے چند صفحات "صدیق اکبر سے حضرت علی کی بیعت" اور "مالک بن نویرہ کا واقعہ" کے عنوان سے برہان کی دو اشاعتوں میں نکل چکے ہیں جن کو ملاحظہ فرما کر مولانا مناظر احسن گیلانیؒ۔ شاہ معین الدین احمد صاحب ندوی اڈیٹر "معارف"، ڈاکٹر زبید احمد کراچی۔ اور جناب شبیر احمد خاں غوری ایم۔ اے ال۔ ال۔ بی۔ الہ آباد نے تحسین و ستائش کے خطوط لکھے اور بڑی داد دی تھی۔ پوری کتاب اسی نہج اور اسی اسلوب پر لکھی گئی ہے۔ عہد صدیقی کا کوئی تاریخی۔ فقہی اور سیاسی مسئلہ ایسا نہیں ہے جس کی گرہ کشائی نہ کی گئی ہو۔ اور کوئی خلا نہیں ہے جسے خالص علمی اور تحقیقی بنیادوں پر پُر نہ کیا گیا ہو۔ بہرحال بحث و تحقیق تنقید و تمحیص۔ جامعیت مباحث اور وسعت ماخذ کے اعتبار سے کتاب کس پایہ کی ہے؟ اس کا فیصلہ تو اربابِ علم و تحقیق ہی کریں گے۔ البتہ ایک بات جو مصنف بھروسہ کے ساتھ کہہ سکتا ہے یہ ہے کہ جس روشنائی سے اس کتاب کی تسوید ہوئی ہے اُس میں چند اشکہائے نیم شبی اور چند قطرہائے خونِ جگر بھی شامل رہے ہیں:-

ز چشم آستیں بردار و گوہر را تماشا کن

اس کتاب کو شروع کرنے سے پہلے "الاسلام" کے نام سے ایک ضخیم کتاب لکھنی شروع کی تھی اور متعدد اجزا لکھ بھی لئے تھے کہ اچانک سیرتِ صدیقی لکھنے کا جذبہ پیدا ہوا اور قلم ہمہ تن ادھر مصروف ہو گیا اب اس کا آخری باب بھی ہو جائے تو "الاسلام" کو پھر شروع کرنے کا ارادہ ہے و منہ التوفیق و علیہ التکلان